ماہِ قرآن رمضان المبارک میں امّت محبوبِ رحمٰن کو پہنچائیں،

پیغامِ قرآن اور فرامینِ شاہِ دو جہان

درسِ قرآن و حدیث

پیشکش

علامہ راشد علی عطاری مدنی

درس نمبر:12

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ رمضان المبارک:12

خلاصہ پارہ 12

مع درسِ حدیث

پیشکش

علامہ ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُسْتَطْرَف، ج ۱، ص ۴۰، دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب	:	خلاصہ پارہ 12 مع درسِ حدیث
مرتب	:	علامہ ابو النّور راشد علی عطاری مدنی
صفحات	:	28
اشاعت اوّل	:	مارچ 2024ء (ویب ایڈیشن)
پیشکش	:	ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

اس فائل میں بارھویں پارے کا خلاصہ ہے جسے آپ تراویح

کے بعد صرف 10 منٹ میں بیان کر سکتے ہیں

اس کے بعد 1 حدیثِ قدسی ہے اور 2 حدیثِ نبوی ہیں

ان کا درس آپ بعدِ عصر یا فجر میں اپنی سہولت سے دے سکتے

ہیں

ہماری فائل پر عمل کریں گے تو ان شاء اللہ اختتام رمضان پر

مکمل قرآن پاک کا مختصر خلاصہ

ایک اربعین احادیثِ قدسیہ (امام غزالی)

اور ایک اربعین احادیث نبویہ (علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی)

پڑھنے اور سنانے کی سعادت پائیں گے۔ ان شاء اللہ

خلاصہ پارہ:12

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الصلوة والسلام عليك يارسو ل الله

نوٹ: یہ خلاصہ مفتی اعظم پاکستان، مفتی منیب الرحمٰن صاحب کے خلاصہ مضامین قرآن سے ہی لیا گیا ہے البتہ خلاصہ دَر خلاصہ اسی سے مختصر کیا گیا ہے۔

گیارھویں پارے کے اختتام سے سورۃ ھود کا آغاز ہو تا ہے۔ اور اس کے آغاز میں بھی قرآن حکیم کی عظمت کا بیان ہے کہ یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں پھر تفصیل کی گئیں حکمت والے خبر دار کی طرف سے

بارھویں پارے کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زمین پر چلنے والے ہر جاندار کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر ہے' وہ اُس کے قیام کی جگہ (اس سے مراد باپ کی پُشت یاماں کا رَحم یازمین پر جائے سکونت ہے)اور سپردگی کی جگہ (اس سے مراد مکان یا قبر ہے)' سب کچھ روشن کتاب میں مذکور ہے'

مزید فرمایا: تخلیقِ کائنات کا مقصد انسان کے خیر و شَر کی آزمائش ہے'

پھر انسان کی خود غرضی کو بیان فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کوئی نعمت عطا کرے' تو اُس پر شکر گزار نہیں ہوتا' لیکن نعمت چھن جانے پر نااُمید اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر مصیبت کے بعد کوئی نعمت ملے' تو انسان

اتراتا ہے اور شیخی بگھارتا ہے؛ البتہ جو ہر حال میں صابر وشاکر رہیں اور عملِ صالح کریں تو اُن کیلئے بخشش اور بڑا اجر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی تسلی کیلئے فرمایا کہ کُفّار طرح طرح کی فرمائشیں کرتے ہیں کہ آپ پر کوئی خزانہ کیوں نہیں نازل کیا گیا' آپ کی تائید کیلئے فرشتہ کیوں نہ اُترا' آپ اس پر تنگ دل نہ ہوں' آپ کا کام تو صرف لوگوں کو عذابِ الٰہی سے ڈرانا ہے۔

اس سورت میں بھی قرآن کے کلامِ الٰہی ہونے کا انکار کرنے والوں کو چیلنج دیا گیا کہ اپنے تمام حامیوں کو ملا کر اس جیسی دس سورتیں بنالاؤ۔

آیت 23 میں بتایا کہ جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کئے اور اپنے رب کے حضور عاجزی کی' تو یہ لوگ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

آیت 25 سے پھر نوح علیہ السلام اور اُن کی قوم کے حالات بیان ہوئے۔ نوح علیہ السلام کو حکم ہوا کہ ہماری نگرانی میں اور ہماری وحی کے مطابق کشتی بنایئے۔ وہ کشتی بنانے لگے' جب اُن کی قوم کے سردار اُن کے پاس سے گزرتے تو اُن کا مذاق اُڑاتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب ہمارا حکمِ عذاب آپہنچا اور تندور ابلنے لگا' تو ہم نے نوح علیہ السلام سے کہا: آپ خود

اپنے گھر والوں کے ساتھ اس کشتی میں سوار ہو جائیں اور اہلِ ایمان کو بھی سوار کرلیں اور ہر چیز کے جوڑے (یعنی نَر و مادہ) کو سوار کرلیں اور اُن کے ساتھ ایمان لانے والے بہت کم تھے۔ کشتی اُنہیں پہاڑ جیسی موجوں میں لئے جارہی تھی کہ نوح علیہ السلام نے الگ کھڑے اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹے! ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جاؤ اور کافروں کے ساتھ نہ رہو۔ اُس (کنعان) نے کہا: میں کسی پہاڑ کی پناہ میں آجاؤں گا' جو مجھے پانی سے بچالے گا' نوح علیہ السلام نے کہا: آج اللہ کے حکم کے سوا کوئی بچانے والا نہیں۔ سوائے' اُس کے جس پر اللہ رحم فرمائے' پھر اُن دونوں کے درمیان موج حائل ہوگئی اور وہ ڈوب گیا۔ اللہ کی طرف سے حکم ہوا: اے زمین اپنا پانی نگل لے اور اے آسمان تھم جا اور پانی خشک ہو گیا' اللہ کا فیصلہ نافذ ہو گیا اور کشتی کوہِ جودی پر ٹھہری' پھر طوفانِ نوح تھم جانے کے بعد وہ سلامتی کے ساتھ اُتر گئے۔

آیت 50 سے قومِ عاد کا ذکر ہے کہ اُن کی طرف دعوتِ توحید دینے کے لئے حضرت ہود علیہ السلام کو بھیجا۔ قومِ عاد نے دعوتِ حق کو رَد کر دیا۔ قومِ عاد نے اللہ کی نشانیوں اور رسولوں کو جھٹلایا اور دنیا و آخرت میں لعنت

کے حقدار قرار پائے۔

آیت 61 سے حضرت صالح علیہ السلام اور اُن کی قوم ثمود کے حالات کو بیان کیا گیا۔ صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لئے نشانی ہے اِسے چرنے کیلئے آزاد چھوڑو' اسے تکلیف نہ پہنچاؤ 'ورنہ تمہیں عذاب پہنچے گا' اُنہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں' پھر ایک چنگھاڑ نے اُن کو آدبوچا اور وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل اوندھے پڑے رہ گئے۔

آیت 69 سے اس بات کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس فرشتے بشری شکل میں آئے اور اُنہیں بیٹے کی بشارت دی۔ اللہ فرماتا ہے کہ بیٹے کی بشارت سن کر ابراہیم علیہ السلام کا خوف دُور ہو گیا اور وہ قومِ لوط کے بارے میں ہم سے بحث کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا کہ اے ابراہیم! اس عرضداشت سے گریزاں رہیں کہ اس کا یقینی فیصلہ ہو چکا ہے اور ان پر نہ ٹلنے والا عذاب نازل ہو کر رہے گا۔

آیت 77 سے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم (اہلِ سدوم) کی

بداَعمالیوں اور حضرت لوط علیہ السلام کے اپنی قوم کی بداَعمالیوں کے باعث فرشتوں کی آمد پر مضطرب ہونے کا ذکر ہے۔ جب اللہ کا عذاب آیا تو اُس نے بستی کے اوپر کے حصے کو نیچے کر دیا اور قومِ لوط کے اوپر اللہ کی طرف سے لگاتار نشان زدہ پتھر برسائے گئے۔

آیت 84 سے حضرت شعیب علیہ السلام اور ان کی قوم اہلِ مَدیَن اور اُن کے جرائم کو بیان کیا گیا' جب اہلِ مَدیَن پر حضرت شعیب علیہ السلام کی نصیحتوں کا اثر نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بھی عذاب سے ہلاک فرمادیا۔ حضرت شعیب اور اُن پر ایمان لانے والوں کو بچا لیا گیا اور ظالموں کو ایک زبردست چنگھاڑ نے پکڑ لیا۔

آیت 123 میں فرمایا: آسمانوں اور زمینوں کے سب غیب اللہ ہی کے ساتھ مختص ہیں' ہر کام اُسی کی طرف لوٹایا جاتا ہے' آپ اُسی کی عبادت کیجئے' اُسی پر توکل کیجئے اور آپ کا رب لوگوں کے اَعمال سے غافل نہیں۔

سورۂ یوسف

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے' اس سورت میں حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر ہے اور قدرِ تفصیل کے ساتھ ہے۔ قرآن نے حضرت یوسف علیہ

السلام کے واقعے کو "حسین ترین قصہ" قرار دیا ہے۔

سب سے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب کا ذکر ہے' اُنہوں نے دیکھا: "سورج' چاند اور گیارہ ستارے اُن کو سجدہ کر رہے ہیں"۔ اُنہوں نے اپنا یہ خواب اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کو بیان کیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اُنہیں یہ خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان کرنے سے منع فرمایا۔

یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے باہمی مشورے سے ایک سازش کے ذریعے حضرت یوسف علیہ السلام کو اُن کے والد سے جدا کر دیا اور ایک گہرے کنویں میں ڈال دیا۔

بالآخر تکالیف اور مصائب کے بعد آپ غلام کی حیثیت سے عزیزِ مصر کے دربار میں پہنچے۔

عزیزِ مصر نے اپنی بیوی سے کہا کہ اس کو عزت سے رکھو' اسے ہم اپنا بیٹا بنا لیتے ہیں۔

جب یوسف علیہ السلام پختہ عمر کو پہنچے تو عزیزِ مصر کی بیوی نے (جس کا نام زلیخا بتایا گیا ہے) اپنے گھر میں دروازے بند کر کے اُنہیں دعوتِ گناہ دی

-

یوسف علیہ السلام نے فرمایا: میں اپنے مُربّی کی احسان کُشی نہیں کر سکتا۔

یوسف علیہ السلام دروازے کی طرف دوڑے اور پیچھے سے عزیزِ مصر کی بیوی نے اُن کی قمیص پکڑی، جو پھٹ گئی۔ اسی اثنا میں اُس کا شوہر سامنے آیا اور عزیزِ مصر کی بیوی نے سارا الزام یوسف علیہ السلام پر لگا دیا اور وہ قید کر دیئے گئے۔

جب یہ چرچا ہوا کہ عزیزِ مصر کی بیوی ایک نوجوان غلام پر فریفتہ ہو گئی ہے، تو عورتوں نے اُس پر طعن کیا اور کہا: کہاں تیرا مَنصب اور کہاں ایک زَر خرید غلام؟

چنانچہ عزیزِ مصر کی بیوی نے ایک دعوت کا اہتمام کیا اور اُن عورتوں کو بلا کر اُن کے ہاتھوں میں پھل کاٹنے کیلئے چھریاں پکڑا دیں اور اچانک اُن کے سامنے یوسف علیہ السلام کو پردے سے باہر لے آئی، جب اُن عورتوں کی نظر حضرت یوسف علیہ السلام پر پڑی، تو حسنِ یوسف نے اُن کے ہوش اُڑا دیئے، اُنہوں نے پھلوں کی بجائے اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور کہا: حاشاللہ یہ

بشر نہیں، یہ تو کوئی مُعزز فرشتہ ہے،

پھر عزیزِ مصر کی بیوی نے کہا کہ یہی تو وہ پیکرِ جمال ہے، جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں۔

یوسف علیہ السلام نے کہا کہ اے پروردگار! گناہ میں مبتلا ہونے سے قید کی مُشقت میرے لئے بہتر ہے اور تیرے ہی کرم سے مجھے اس عورت کی سازش سے نجات ملی،

پھر جب حضرت یوسف علیہ السلام کو قید میں ڈال دیا گیا تو اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ اُن کے دو قیدی ساتھیوں نے اُن کے سامنے اپنا اپنا خواب بیان کیا

۔

آپ نے اُن کے خوابوں کی یہ تعبیر بتائی: ایک سے کہا کہ تم دربار میں پہنچو گے اور اپنے آقا کو شراب پلاؤ گے اور

دوسرے کو بتایا کہ تمہیں سولی دی جائے گی اور پرندے تمہارا گوشت نوچ کر کھائیں گے اور بالآخر ایسا ہی ہوا۔

آپ نے دونوں کو دعوتِ توحید دی، پھر بادشاہ نے ایک خواب دیکھا کہ سات تندرست گائیں، سات دُبلی گائیوں کو کھا رہی ہیں اور فصل

کے سات خوشے سرسبز ہیں اور سات خشک۔

بادشاہ نے اپنے درباریوں سے خواب کی تعبیر پوچھی ،لیکن وہ نہ بتا سکے ' پھر یوسف علیہ السلام کے قیدی ساتھی کے ذریعے جو اب بادشاہ کا ساتھی بن چکا تھا'یوسف علیہ السلام کے خوابوں کی تعبیر میں مہارت کا علم ہوا؛ چنانچہ آپ سے رجوع کیا گیا۔

آپ نے تعبیر یہ بتائی کہ سات سال تم پر سرسبزی اور شادابی کے آئیں گے اور پھر سات سال قحط سالی کے آئیں گے۔ تمہیں چاہیے کہ آبادی کے سات برسوں میں فاضل پیداوار کو خوشوں میں ہی محفوظ رکھنا'تاکہ خشک سالی میں تمہارے کام آئے۔

خلاصہ دَر خلاصہ

یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں پھر تفصیل کی گئیں حکمت والے خبر دار کی طرف سے

زمین پر چلنے والے ہر جاندار کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر ہے

تخلیقِ کائنات کا مقصد انسان کے خیر وشر کی آزمائش ہے'

انسان کتنا خود غرض ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کوئی نعمت عطا کرے 'تو اُس پر شکر گزار نہیں ہوتا'لیکن نعمت چھن جانے پر نااُمید اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔

اگر مصیبت کے بعد کوئی نعمت ملے 'تو انسان اتراتا ہے اور شیخی بگھارتا ہے؛ البتہ جو ہر حال میں صابر وشاکر رہیں اور عملِ صالح کریں تو اُن کیلئے بخشش اور بڑا اجر ہے۔

قرآن کے کلامِ الٰہی ہونے کا انکار کرنے والوں کو چیلنج ہے کہ اپنے تمام حامیوں کو ملا کر اس جیسی دس سورتیں بنالاؤ۔

جو ایمان لائے اور جنہوں نے نیک کام کئے اور اپنے رب کے حضور عاجزی کی 'تو یہ لوگ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔

قومِ نوح نے دعوتِ حق کو ٹھکرایا تو پانی کا طوفان آیا اور سب غرق ہو گیا۔

قومِ عاد نے دعوتِ حق کو رَد کر دیا اور اللہ کی نشانیوں اور رسولوں کو جھٹلایا اور دنیا و آخرت میں لعنت کے حقدار قرار پائے۔

صالح علیہ السلام کی قوم نے نافرمانی کی اور اللہ کی طرف سے آنے والی اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں، پھر ایک چنگھاڑ نے اُن کو آدبوچا اور وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل اوندھے پڑے رہ گئے۔

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم (اہلِ سدوم) کی بداَعمالیوں کے باعث جب اللہ کا عذاب آیا تو اُس نے بستی کے اوپر کے حصے کو نیچے کر دیا اور قومِ لوط کے اوپر اللہ کی طرف سے لگاتار نشان زدہ پتھر برسائے گئے۔

جب اہلِ مَدیَن پر حضرت شعیب علیہ السلام کی نصیحتوں کا اثر نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بھی عذاب سے ہلاک فرمادیا

درسِ حدیثِ قدسی

اَلْمَوَاعِظُ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّۃ

حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی

اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ

اللہ کریم نے جس طرح قرآن حکیم میں اپنے بندوں کو نصیحتیں فرمائی ہیں، اسی طرح اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان حق ترجمان سے **"اَحادیث قدسیہ"** میں بھی نصیحتیں فرمائی ہیں۔

جس حدیث شریف کو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رب تعالیٰ کی نسبت سے اپنے الفاظ میں بیان فرمایا اسے **حدیثِ قدسی** کہتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج۱، ص۱۸۰ ملخصًا)

حدیث قدسی:22: قیامت کی دہشتیں

يقول اللّٰہ تعالى: "يا بن آدم! انظر إلى نفسك وإلى جميع خلقي، فإن وجدت أعزّ عليك من نفسك، فاصرف كرامته إليك، وإلّا أكرم نفسك بالتّوبة والعمل الصّالح إن كانت نفسك عليك عزيزة. واذكر نعمة اللّٰہ عليك وميثاقه الّذي واثقكم به، إذ قلتم سمعنا وأطعنا [سورة المائدة: ٧] واتّقوا اللّٰہ قبل يوم القيامة، يوم التّغابن، يوم الحاقّة، يَوْمٍ كانَ مِقْدارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ [سورة المعارج: ٤] يَوْمُ لا يَنْطِقُونَ ولا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ [المرسلات: ٣٥، ٣٦] ، يوم الطّامّة، يوم الصّيحة يَوْماً عَبُوساً قَمْطَرِيراً [الإنسان: ١٠] ، يَوْمَ لا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئاً والْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلّٰهِ[الانفطار: ١٩] ، يوم الدّيمومة، يوم الزّلزلة، يوم القارعة، يوم فيه ترجف مواقع الجبال، وحلول النّكال، وتعجيل الزّوال، يوم الصّيحة والدرك، يوم فيه تشيب الولدان، ولا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قالُوا سَمِعْنا وهُمْ لا يَسْمَعُونَ

[الأنفال: ٢١]"۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: **"اے ابن آدم!** اپنے آپ کو اور میری ساری مخلوق کو دیکھ اگر خود سے بڑھ کر کسی کو عزت دار پائے تو اس کی عزت و شرافت کو اپنی طرف پھیر دے وگرنہ توبہ اور نیک عمل کے ذریعے خود کو معزز و مکرّم بنانے کی کوشش کر اگر تیرا نفس تجھ پر غالب ہے تو اپنے اوپر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا احسان اور وہ عہد یاد کر جو اس نے تم سے کیا تھا جب کہ تم نے کہا تھا کہ ہم نے سنا اور مانا۔ اور قیامت، ہار والوں کی ہار کھلنے اور حق (یعنی حاضر) ہونے والی کے دن سے قبل اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو۔

(جس کے بارے میں قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:)

كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ(۴) (پ۲۹، معارج:۴)

ترجمہ کنزالایمان: وہ عذاب اس دن ہو گا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔

يَوۡمُ لَا يَنۡطِقُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا يُؤۡذَنُ لَهُمۡ فَيَعۡتَذِرُوۡنَ ﴿۳۶﴾ (پ۲۹، مرسلت:۳۵،۳۶)

ترجمہ کنزالایمان: دن ہے کہ وہ نہ بول سکیں گے اور نہ انہیں اجازت ملے کہ عذر کریں۔

عام مصیبت اور چنگھاڑ کے دن سے ڈرو۔(چنانچہ، ارشاد ہوتا ہے:)

يَوۡمًا عَبُوۡسًا قَمۡطَرِيۡرًا ﴿۱۰﴾ (پ۲۹،الدھر:۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش نہایت سخت ہے۔

يَوۡمَ لَا تَمۡلِكُ نَفۡسٌ لِّنَفۡسٍ شَيۡـًٔا ؕ وَالۡاَمۡرُ يَوۡمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿۱۹﴾ (پ۳۰، الانفطار:۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن کوئی جان کسی جان کا کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہے۔

پانی نہ ملنے کے دن، زلزلہ اور دل ہلا دینے والی کے دن،

پہاڑوں کو زور زور سے ہلائے جانے کے دن، سزا کے روا ہونے کے

دن، جلد زوال آنے کے دن، چنگھاڑ اور پکڑ کے دن اور اس دن کے آنے سے قبل اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو جس میں بچے بوڑھے ہو جائیں گے۔"

(چنانچہ، قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے:)

وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ (۲۱) (پ۹،الانفال:۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اوران جیسے نہ ہونا جنہوں نے کہا ہم نے سنا اور وہ نہیں سنتے۔

۔"

درسِ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث:۱۳

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ اِسْتَیْقَظَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَۃَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ اَیْقِظُوْا صَوَاحِبَ الْحُجُرِ فَرُبَّ کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ(1) (بخاری، ج۱، باب العلم والعظۃ باللیل، ص۲۲)

ترجمہ: حضرت اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ ایک رات حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے تو فرمایا کہ سبحان اللہ! اس رات میں کیسے کیسے فتنے اتارے گئے اور کیسے کیسے خزانے کھولے گئے ان حجرے والیوں کو (عبادت کے لئے) جگاؤ کیونکہ بہت سی عورتیں دنیا میں

لباس پہنے ہوئے ہیں مگر وہ آخرت میں ننگی ہوں گی۔

حدیث:۱۴

عَنْ جَرِیْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ لَہٗ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ: اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ (1) (بخاری، باب الانصات للعلماء، ج۱، ص۲۳)

ترجمہ: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے حضور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے "حجۃ الوداع "میں فرمایا کہ "تم لوگوں کو خاموش کرو" پھر حضور نے فرمایا کہ تم لوگ میرے بعد پلٹ کر کُفّار مت ہو جانا کہ تمہارا بعض بعض کی گردن مارے۔

شرحِ حدیث: یہ حدیث حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ایک طویل خطبہ کا ایک ٹکڑا ہے۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری حج "حجۃ الوداع" کے موقع پر جبکہ لوگ منٰی میں جمروں کو کنکری مارنے

کے لیے جمع تھے اس وقت یہ خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔

حاشیہ بخاری شریف میں ہے کہ اس حدیث میں صرف دو ہی جملے ہیں ایک

"لَاتَرْجِعُوْابَعْدِیْ کُفَّارًا" دوسرا "یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ" اب دو حال سے خالی نہیں یا تو دوسرا جملہ پہلے جملے کا بیان ہے یا دو، الگ الگ مستقل جملے ہیں۔ اگر دوسرا جملہ پہلے جملے کا بیان ہو تو حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ تم لوگ میرے بعد کافروں جیسا کام یعنی ایک دوسرے کی گردن مارنا، یہ دھندا کبھی ہرگز مت کرنا اور اگر دوسرا جملہ پہلے جملہ کا بیان نہ قرار دیا جائے تو حدیث کا حاصل مفہوم یہ ہوگا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں اپنی امت کو دو باتوں سے منع فرمایا ایک بات تو یہ کہ تم لوگ میرے بعد کافر مت ہو جانا بلکہ آخری دم تک اسلام پر قائم رہنا اور دوسری بات یہ کہ تم ایک دوسرے کو ناحق قتل مت کرنا۔(1)

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل
(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)
https://wa.me/923208324094

رمضان المبارک کے بعد بہت ہی اہم دورۂ حدیث شریف شروع ہو گا
نصاب میں 14 کتب حدیث کی احادیث حذفِ تکرار کے ساتھ شامل
دورۂ حدیث شریف کا دورانیہ ایک سال ہو گا۔
شوال المکرم 1445ھ تا شعبان المعظم 1446ھ
شرکاء کو اختتام پر ان شاءاللہ سندِ حدیث اور اجازات بھی دی جائیں گی

دورۂ حدیث شریف میں شامل کتبِ حدیث

1- صحيح البخاري،،2- صحيح مسلم،،3- سنن أبي داود،،4- جامع الترمذي،
5- سنن النسائي،،6- موطأمالك،،7- سنن ابن ماجه،،8- مسند أحمد،
9 سنن الدارمي،،10- السنن الكبرى للبيهقي،، 11 صحيح ابن خزيمه، ،
12 صحيح ابن حبان،،13- مستدرك الحاكم،،14- الأحاديث المختارة

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹر نیشنل
https://wa.me/923208324094

اسلامی تحقیقات اور مقالہ نگاری میں معاون انتہائی اہم 70 سافٹ ویئرز کی ٹریننگ پر مشتمل منفرد کورس



10 روزہ

اسلامی مکتبات کورس

کلاس آن لائن زوم پر 

کورس میں شامل اہم سافٹ ویئرز کا اجمالی تعارف

- اسلامیات کے ہر موضوع پر جمع مواد میں معاون سافٹ ویئرز
- تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت، تاریخ وغیرہ کی تخاریج کے آسان انداز
- بغیر لائبریری اور کتب کے صرف آن لائن باحوالہ تحقیق کا طریقہ
- عربی عبارات پر اعراب لگانے والے سافٹ ویئرز (موبائل/کمپیوٹر)
- لغات/ڈکشنریز کے سافٹ ویئرز (موبائل/کمپیوٹر)
- ختم نبوت پر ہزاروں صفحات کی سینکڑوں کتب کے سافٹ ویئرز
- مکتبہ شاملہ (موبائل/کمپیوٹر) کے آن لائن اور آف لائن 8 سافٹ ویئرز
- قرآنی علوم و معارف کے سافٹ ویئرز (موبائل/کمپیوٹر)
- تفسیری مجموعہ جات کے سافٹ ویئرز (موبائل/کمپیوٹر)
- حدیثی علوم و معارف کے سافٹ ویئرز (موبائل/کمپیوٹر)
- فقہی علوم و معارف کے سافٹ ویئرز (موبائل/کمپیوٹر)
- ہزاروں عربی کتب کی مائیکروسافٹ ورڈ فائلز فراہم کرنے والے سافٹ ویئرز

چند اسلامی مکتبات کے نام

المکتبۃ الاسلامیۃ الکترونیۃ	مکتبۃ الاسلام
مکتبۃ السیرۃ والتاریخ الاسلامی	مکتبہ ختم نبوت
مکتبہ موسوعۃ التفاسیر	الباحث القرآنی
مکتبہ بیاناتِ اسلامیہ	الباحث الحدیثی
مکتبہ شاملہ گولڈن	الباحث العلمی
مکتبہ شاملہ موبائل	موسوعہ البخاری
المکتبۃ الاسلامیہ	المکتبۃ الوقفیۃ
مکتبہ شاملہ التراث	مکتبہ جبریل
جامع الکتب التسعۃ	مکتبۃ التفاسیر
مکتبۃ الجامع المخطوطات	مکتبۃ النور

داخلہ و کلاس کی تفصیل

17 تا 26 اپریل 2024ء | 09:30 تا 10:30 رات (پاکستانی وقت)

روزانہ کی ریکارڈنگ واٹس ایپ | اختتام پر سرٹیفکیٹ

زیر نگرانی و تربیت

استاذ التحقیق والتصنیف علامہ راشد علی مدنی

ڈائریکٹر ہادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

داخلہ فیس انتہائی کم

پاکستان: 500 روپے صرف

ہندوستان: 250 روپے صرف

یوکے و دیگر: 10 پاؤنڈ صرف

داخلہ کے لیے "مکتبات" لکھ کر واٹس ایپ کریں ONLY WHATSAPP : +92320-8324094